مسائل میں وسعت کی راہیں ساری امت کے لیے کھلی ہیں۔ یہ امور ہرگز ہرگز امت میں انتشار کا سبب نہیں ہیں بلکہ رحمت ہیں جس کے سایہ میں امت کے چاروں مکاتبِ فکر اپنے اپنے ذوق کے مطابق کتاب وسنت کی مرادات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ان میں سے کسی کو ملامت نہیں کیا جاسکتا۔

شیخ الاسلام علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) حضرت علامہ سہیلیؒ اور دوسرے اکابر سے نقل کرتے ہیں کہ:

فی ھذا الحدیث من الفقہ انہ لا یعاب علی من اخذ بظاھر حدیث او ایۃ ولا علی من استنبط من النص معنی یخصصہ (فتح الباری جلد ۱۵- ص ۲۹۵)

(ترجمہ) اس حدیث میں فقہ بھری ہے کہ کسی کو آیت یا حدیث کے ظاہر پر عمل کرنے پر ملامت نہ کیا جائے اور نہ انہیں ملامت کیا جائے۔ جو نص میں کسی ایسی بات کو پالیں جو اس کے ظاہر کی تخصیص کر ڈالے"

اگر انصاف کی نگاہ سے دیکھا جائے تو شافعیہ اور حنفیہ کے بیشتر اختلافات اسی قسم کے ہیں شافعیہ زیادہ تر ظاہر حدیث کو لیتے ہیں اور حنفیہ کرام اس کے معنی کی گہرائی میں اترتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کی وسعت یا تخصیص کو پالیتے ہیں۔ حضورؐ کے اس ارشاد کہ سورہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بقولِ امام ترمذیؒ امام اور منفرد سے خاص کیا ہے سو ایسے اختلافات ہرگز انتشار امت کا موجب نہیں۔

فقہی مسالک کے اختلاف کو اس کے اصولی اختلاف بتا کر امت میں انتشار پیدا کرنے کا الزام دینا ایک نہایت مکروہ اور بھونڈا الزام ہے اس کی ہر طرح سے مذمت کی جانی چاہیئے کیونکہ آئمہ اربعہ کا اختلاف اصولی نہیں فروعی ہے، ہاں شیعہ، خوارج وغیرہ وغیرہ کے ساتھ ہمارے اختلافات قطعی اور اصولی ہیں حضرت علامہ تاج الدین سبکیؒ (۷۷۰ھ) آج سے بہت عرصہ قبل اس کا برملا اظہار کر چکے ہیں۔ ان خطاء المعتزلی والرافضی قطعی والمسئلہ قطعیۃ (طبقات الشافعیہ جلد ا ص ۳۲)

(ترجمہ) معتزلہ اور روافض کی قطعی درجے کی ہے (ظنی درجے کی نہیں) اور ان سے اس مسئلہ میں اختلاف قطعی درجے کا ہے۔